خانوادۂ ولی اللّٰہی کی زیریں شاخیں اور ان کے نسبی سلسلے

مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی

حضرت شاہ ولی اللہ (احمد بن عبدالرحیم) محدث دہلوی، ولادت ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء وفات ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء کے اجداد اور خاندانی بزرگوں کے متعلق خود حضرت شاہ صاحب کی تالیفات میں کافی معلومات اور مستند مواد مل جاتا ہے اور بعض تذکرہ نگاروں نے بھی اس سمت میں مفید پیش رفت کی ہے مگر حضرت موصوف کے صاحبزادگان کی اولاد، اور ان کے بعد کے سلسلوں سے ناواقفیت عام ہے جس کی وجہ سے مؤرخین اور تذکرہ نگاروں کو بڑی دقتیں پیش آتی تھیں اور سخت مغالطے ہوتے تھے۔

پچھلے دنوں حضرت شاہ ولی اللہ کی جائے پیدائش اور آبائی وطن پھلت (ضلع مظفر نگر یو۔ پی) میں ایک قلمی یادداشت راقم سطور کی نظر سے گذری[1] جس میں حضرت شاہ ولی اللہ کے ننہیالی خاندان اور مولانا شاہ عبدالحی بڈھانوی کے خاندان کی شاخوں کا ذکر تھا، اس تحریر پہلی بار دونوں خاندانوں کے قریبی رشتوں، باہمی تعلقات اور زیریں سلسلوں کا علم ہوتا ہے۔

[1] جن کرم فرما کی عنایت سے یہ تحریر ملی ان کا شکریہ واجب ہے، افسوس ہے ان کا نام ذہن سے اتر رہا ہے۔

بعض ایسی نادر معلومات حاصل ہوتی ہیں جن کا کہیں اور سراغ نہیں ملتا۔

راقم سطور کو اس یادداشت کی دو نقلوں سے استفادہ کا موقعہ ملا۔ ہر چند کہ دونوں نسخے زیادہ پرانے نہیں تھے مگر دونوں کی عبارتوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس تحریر کو بہت احتیاط سے نقل کیا جاتا رہا ہے۔

یہ تحریر مولانا شاہ عبدالقیوم بڈھانوی[1] کی فرمائش سے شیخ فرحت اللہ بن شیخ سلیم اللہ بھلتی نے رمضان ۱۲۸۳ھ فصلی مطابق ۱۲۹۳ھ/ستمبر، اکتوبر ۱۸۷۶ء میں مرتب کی، اور بعض اہل بھلت کی روایات کے مطابق خود مولانا عبدالقیوم نے اس کی اصلاح اور نظر ثانی کی اور اس میں بعض ترمیمات بھی فرمائی ہیں، مگر اس تصحیح کے بعد بھی اس یادداشت کی بعض اطلاعات درست

---

[1] مولانا مفتی عبدالقیوم بن مولانا شاہ عبدالحیٔ خلف مولانا ہبۃ اللہ صدیقی بڈھانوی، ۱۹ صفر ۱۲۳۱ھ ۲۱ جنوری ۱۸۱۶ء میں ولادت ہوئی، طفولیت میں حضرت سید احمد شہید سے بیعت ہوئے اور والد ماجد کی معیت میں سید صاحب کے قافلہ کے ساتھ رہے، مولانا عبدالحیٔ کی وفات شعبان ۱۲۴۳ھ/فروری ۱۸۲۸ء کے بعد وطن واپس بھیج دیے گئے تھے۔

صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مولانا نصیرالدین دہلوی سے پڑھیں، دوسری کتابوں کا درس مولانا نصیرالدین لکھنوی، اور خواجہ نصیرالدین حسینی، اور شاہ محمد یعقوب سے لیا، حدیث و فقہ حضرت شاہ محمد اسحاق سے اخذ کی۔

بیگم سکندر جہاں والیٔ بھوپال کی ہدایت پر بھوپال میں مفتی مقرر ہوئے، وہیں مستقل قیام رہا، اخیر عمر میں بواسیر کے مرض میں مبتلا ہوئے اور اسی حال میں بھوپال سے بڈھانہ آئے اور بڈھانہ میں ۱۲۹۰ھ میں وفات پائی۔ نزہۃ الخواطر، مولانا عبدالحیٔ حسنی، ۲۹۷/۷ (حیدرآباد ۱۳۷۸ھ)

تین کتابیں مولانا عبدالقیوم کی علمی یادگار ہیں۔

۱۔ ترجمہ اردو جامع صغیر۔ مولانا نے اس ترجمہ کا مسودہ نواب محمد علی خاں (باقی صفحہ ۲۸ پر)

نہیں ہیں۔ ان فروگذاشتوں کے باوجود یہ تحریر نہایت اہم اور قابل قدر دستاویز ہے۔
اس تحریر کے مطابق شجرہ مرتب کر کے آخر میں شامل کر دیا ہے، اس سے یادداشت کے سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔

تاریخ ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۸۳ فصلی کو جو کچھ وقائع و حالات زمانہ سلف بزرگان پھلت و شاہ صاحب شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ کا ہے وہ وقائع بموجب فرمانے مولانا مولانا عبدالقیوم کے تحریر کیا جاتا ہے، یہ سب درست راست ہے، کاتب الحالات فرحت ا بن شیخ سلیم اللہ ساکن پھلت۔

اول مسمی شمس الدین فاروقی ملک یمن سے تشریف لاکر رہتک میں مقیم ہوئے اور عہد افتتاح ہ ان کو اور ان کی اولاد کو قریب چار سو برس کے حوالہ رہا، ان کی اولاد میں ایک مسمی شہ وجیہ الدین شہر شاہجہاں آباد میں آکر بہ زمانہ عالمگیر اورنگ زیب مقیم ہوئے، اور اتفاقات زما سے ان کا نکاح بیٹی شیخ رفیع الدین کہ وہ پوتے شیخ عبدالعزیز شکر بار کے تھے ہوا، ان سے

(بقیہ ص۲۷) وائی ٹونک کو چھپوانے کے لیے بھیجا تھا۔ نواب صاحب نے اس ترجمہ پر نظر ثانی اور احادیث شرح کرانے کا ارادہ کیا، اور یہ کام مولوی حنیف آروی اور مولوی علی اکرم آروی کے سپرد ہوا، ا میں مولوی عبدالرحمٰن ٹونکی اس کے ذمہ دار قرار پائے اور یہ کام پانچ جلدوں میں مکمل ہوا، مولانا عبدا کے ترجمہ کا مسودہ، اور اس شرح کا قلمی نسخہ ادارۂ شرقیہ ٹونک میں محفوظ ہے۔ رجوع فرمائیے مد ٹونک کے کتب خانے اور ان کے نوادر" مرتبہ صاحبزادہ شوکت علی خاں، ص۲۹ (ٹونک ۱۹۸۰ء
۲۔ رسالہ مسائل حج چھوٹے سائز کے تقریباً چالیس صفحات پر مشتمل ہے، مؤلف کا نسخہ بھوپال راقم سطور کی نظر سے گزرا ہے۔ ۳۔ چہل حدیث: ترجمہ اربعین ملا علی قاری ۱۲۷۷ھ شائع ہوئی۔ مطبوعہ نسخہ آصفیہ لائبریری حیدرآباد میں محفوظ ہے۔ قاموس الکتب، مرتبہ انجمن ترقی اردو، ص۱۶۶ کراچی ۱۹۷۱ء)

عبدالرحیم، شیخ ابوالرضا محمد، وعبدالحکیم پیدا ہوئے۔ شیخ عبدالحکیم لاولد مرگئے۔
شیخ ابورضا محمد کی اولاد، میاں رضا حسین کہ بڑے داماد مغفیٰ اللہ کے تھے، چنانچہ اس مسماۃ کا نام نعمت تھا۔ شیخ رضا حسین بعد عقد بمقام لاہور انتقال کرگئے، اور کچھ نام و نشان باقی نہیں رہا۔ قبر شیخ رضا محمد و شیخ عبدالحکیم صاحبان کی مکان مشہور نو محلہ میں ہے، اور پرانی دہلی متصل موضع خیرپور کے ہے، اور مولوی معین الدین والد مولوی نوراللہ کی بھی قبر اسی جگہ ہے۔

جناب شاہ عبدالرحیم صاحب کی اول شادی خاندان مادری میں ہوئی، مگر ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی[1] دوسری شادی بادن برس کی عمر میں فخر النساء بنت حضرت شیخ محمد، جد شاہ محمد عاشق صاحب پھلتی سے ہوئی، ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک شاہ ولی اللہ صاحب، دوسرے شاہ اہل اللہ صاحب۔

شاہ اہل اللہ صاحب کے بیٹے شاہ مقرب اللہ، جن کا لقب میاں مہکو جی تھا، اور ان کے بیٹے مولوی معظم عرف مولوی محمدی صاحب کہ جن کی شادی مسماۃ فاطمہ بنت شیخ محمد فائق صاحب بن شاہ محمد عاشق صاحب سے ہوئی تھی، ان سے ایک پسر محمد کرم، دوسرے محمد محتشم، اور ایک دختر مسماۃ امت العزیز عرف بی جان تھا، چنانچہ محمد کرم و مسماۃ بی جان لاولد مرگئے، اور محمد محتشم کا نکاح مسماۃ امت الغفور بنت مولانا محمد اسحاق (سے) ہوا۔ ان سے مولوی عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ (انھوں نے) مکہ میں بود و باش اختیار کرلی تھی۔

---

[1] فاضل مرتب کو اس اطلاع میں سہو ہوا، حضرت شاہ عبدالرحیم کے ایک صاحبزادے صلاح الدین پہلی اہلیہ محترمہ سے تھے، حضرت شاہ ولی اللہ نے انفاس العارفین ص۶۳ (مجتبائی دہلی، ۱۳۲۵ھ) اور الجزاء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف میں بھی اس کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد فرماتے ہیں۔
"بعد ازاں عنقریب والدۂ برادر کلاں این فقیر شیخ صلاح الدین تضا کردند" (انفاس العارفین ص۲۰۲)

شاہ ولی اللہ کی اول شادی قصبہ پھلت خاندان مادری میں مسماۃ امت الرحیم سے ہوئی۔ ان سے مولوی محمد پیدا ہوئے، مولوی محمد کا نکاح مسماۃ صبیحہ دختر مولوی نور اللہ صاحب سے ہوا تھا، ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی لاولد مر گئے، اور قبر ان کی قصبہ بڈھانہ مسجد کلاں میں ہے۔ تاریخ وفات دخل الجنۃ ہے۔

اور دوسری شادی شاہ ولی اللہ صاحب کی بمقام سنپٹ (سونی پت) مسماۃ بی بی ارادت از نسل سادات حسینی سے ہوئی، ان سے شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ عرف میتا، ۷ رمضان المبارک شب جمعہ کہ وہ رات نور کی تھی، اس میں ظہور فرمایا، یعنی پیدا ہوئے، اور یہ عادت مبارک تھی کہ اسی شب تاریخ مولود میں ختم قرآن شریف فرمایا کرتے تھے اور شیرینی تقسیم کرتے تھے یعنی ریوڑی۔ دوسرے بیٹے مولانا عبدالوہاب مشہور بہ شاہ رفیع الدین صاحب، اور تیسرے بیٹے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، اور چوتھے شاہ عبدالغنی، بعمر ہشتاد سال انتقال فرمایا[1]۔ اور دو دختر اور ایک پسر چھوڑا، اور زوجہ مسماۃ فضیلت بنت مولوی علاء الدین، اور مسماۃ رقیہ دختر کلاں لاولد ہوئیں، اور مسماۃ خورد مولوی محمد موسیٰ پسر مولانا رفیع الدین سے منکوحہ ہوئی تھیں، اور مولوی اسمٰعیل کہ وہ بیٹے چھوٹے تھے، انھوں نے ایک بیٹا مولوی محمد عمر چھوڑا، ان کا نکاح مسماۃ فاطمہ بنت مولانا مولوی عبدالحی سے ہوا تھا، لاولد مر گئے۔ اور مسماۃ کلثوم نے دو دختر چھوڑیں، مسماۃ امت الرحمٰن اور مسماۃ امت الغفار، اور مسماۃ امت الغفار کے ایک دختر ہوئی جن کا نکاح مولوی محمد یوسف بن مولوی عبدالقیوم سے ہوا تھا، وہ انتقال کر گئیں، اور مسماۃ امت الرحمٰن بمقام شاہجہاں آباد بیوہ موجود ہیں، ان کی ایک دختر مسماۃ میمونہ، اور ایک لڑکا مسمی سعید موجود ہے۔

---

[1] یہ اطلاع بھی صحیح نہیں ہے، اگرچہ حضرت شاہ عبدالغنی کے متعلق کوئی واضح اطلاع نہیں ملتی مگر کم از کم یہ بات یقینی ہے کہ شاہ عبدالغنی جوانی ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔ (ن۔ر)

شاہ عبدالقادر صاحب نے ایک دختر مسماۃ زینب چھوڑی، اور مسماۃ زینب نے ایک نابینا پسر چھوڑا مسمی مولوی محمد عمر، اور نام والدہ ان کی کا مسماۃ جمیلہ تھا، اور بیٹی محمد مصطفیٰ بن مولوی رفیع الدین صاحب کی تھیں۔

شاہ رفیع الدین صاحب کی شادی تین ہوئیں، اول مسماۃ بی بی عارفہ دختر ماموں صاحب سے ہوئی، ان کی قوم سید، باشندہ سونی پت کے تھے، ان سے پنج پسر پیدا ہوئے، مولوی محمد عیسیٰ، مولوی خصوص اللہ، مولوی محمد مصطفیٰ، محمد حسین، مولوی موسیٰ، ایک دختر مسماۃ امت اللہ۔

اور اہلیہ دوم سے سہ دختر (تین لڑکیاں) پیدا ہوئیں، دو دختر در برد پدر خود فوت ہوگئیں، اور ایک دختر مسماۃ بی بی صفیہ باقی رہیں، وہ کعبہ شریف تشریف لے گئیں، اس سبب سے ان کی شادی نہیں ہوئی، وہیں فوت ہوئیں، اور لاولد گئیں۔

تیسری (اہلیہ) مسماۃ کلو، ان سے ایک پسر مولوی محمد حسن کہ جن کی شادی مسماۃ امت الرحمٰن دختر مسماۃ زوجہ عبداللہ دختر فضل اللہ ساکن پھلت سے ہوئی، اولاد دختری و پسری موجود ہے، ایک مسماۃ تقیہ، دوسری نقیہ، مسماۃ تقیہ لاولد گئیں، اور مسماۃ نقیہ کی اولاد عبدالرحمٰن وعبدالوہاب موجود ہیں۔ مولوی محمد عیسیٰ تو رو برد والدین مرگئے، شادی ان کی مسماۃ زینب النساء دختر حضرت شاہ عبدالعزیز سے ہوئی تھی، اور محمد حسین لاولد مرگئے، ان کی شادی مسماۃ رقیہ ہمشیرہ مولوی محمد اسماعیل سے اول ہوئی تھی۔ مولوی محمد مصطفیٰ کی شادی بی بی زینت بنت مولوی عبدالقادر سے ہوئی تھی، ان سے مولوی محمد یحییٰ صاحب پیدا ہوئے تھے، اور مسماۃ جمیلہ اپنے والدین کے رو برو مرگئیں۔

اور مولوی محمد موسیٰ کی دو شادی ہوئیں، اول شادی مسماۃ کلثوم ہمشیرہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سے ہوئی، ان سے اولاد ایک مسماۃ فاضلہ باقی رہیں، مسماۃ کلثوم و مولانا محمد اسمٰعیل کی پیدائش موضع پھلت مکان مولوی علاء الدین سے ہوئی، وہ ان کے نانا ہوتے تھے، دوسری شادی مسماۃ امت السلام قوم سید ساکن سونی پت سے ہوئی، ان سے مسمی عبدالسلام

پیدا ہوا جو موجود ہے۔

مولوی مخصوص اللہ کی شادی مسماۃ امت العزیز سے ہوئی کہ وہ ان کے ماموں کی دختر تھیں۔ ان سے دو دختر پیدا ہوئیں ایک بی بی نعمت، ان کی شادی ہوئی میاں رضا حسین سے جو اولاد شاہ ابو رضا محمد سے تھے، اور نعمت رو برو دالدین اور اپنے شوہر کے مرگئیں، اور دوسری مسماۃ امت القادر ان کی شادی میاں عبدالقاسم سے ہوئی، اور وہ اولاد خاندان نواسگی مولوی مخصوص اللہ سے اور مسماۃ مذکور نے ایک نواسی مسماۃ محمودی چھوڑی، اور شاہجہاں آباد میں موجود ہیں، مسماۃ امت اللہ ان کی شادی حافظ نجم الدین خاندان نواسگی شاہ رفیع الدین صاحب سے یعنی ساکن سونی پت (سے ہوئی) ان سے اولاد ہوئی۔ دو پسر یکے سید ناصر الدین، دوسرے سید نفیس الدین، ایک دختر مسماۃ شاکرہ چھوڑی۔ دو پسر معین الدین، فقیہ الدین، اور دختر یک نصیرہ بی، ان کی شادی ہوئی حضرت مجدد کی اولاد میں، اور وہ بعد غدر مدینہ منورہ تشریف لے گئیں، وہیں ایک پسر نصیر احمد موجود ہے اور میاں نصیر الدین کی شادی مسماۃ امت الغفار بنت مسماۃ فاضلہ بنت مولوی محمد (موسیٰ؟) سے ہوئی اور نصیر الدین کی دوسری شادی ہوئی مسماۃ خدیجہ دختر کلاں حضرت مولوی اسحاق صاحب سے اور مولوی سید نصیر الدین متکفل ہوئے امر جہاد کے بعد جناب سید احمد صاحب کے اور ان کا انتقال ضلع ..... میں اور حالات، چنانچہ (؟) مشہور ہیں، ان سے دو پسر باقی رہے یکے عبداللہ، دیگرے عبدالحکیم، میاں عبداللہ غرق اثنائے راہ کعبہ شریف سمندر میں ہوگئے، اور میاں عبدالحکیم وبائے ہیضہ کعبہ شریف میں فوت ہوئے۔

اور مسماۃ شاکرہ کی شادی سید باقر علی سے ہوئی تھی کہ وہ خاندان مذکور سے ہیں، ان کے چار پسر ایک ابوالقاسم ان کی شادی مسماۃ امت القادر بنت مولوی مخصوص اللہ سے ہوئی تھی آخر کار وہ فوت ہوگئیں، دوسرے جعفر تیسرے علی تقی، چوتھے علی نقی، چنانچہ یہ سب سونی پت میں موجود ہیں، اور ایک دختر مسماۃ سکینہ لاولد رہیں، بمقام سکندرہ فوت ہوئیں۔

اور مولانا شاہ عبدالعزیز کی شادی ہوئی مسماۃ حبیبہ بنت شاہ نور اللہ ساکن ٹھانہ سے

ان کی اولاد ان کے روبرو مرگئی، مگر دو نواسے وقت رحلت کے ایک شاہ محمد اسحٰق دوسرے مولانا یعقوب شاہ صاحب موجود ہیں۔

اور کل حال اولاد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ بطن بی بی حبیبہ سے، دو پسر ایک مسمی قطب الدین بعمر دوازدہ سالگی فوت ہوئے، دوسرے کا نام معلوم نہیں کہ سن صغیر میں بعمر دوازدہ سالگی فوت ہوئے اور ایک دختر مریم کہ وہ جوان ہوئیں اور ان کی شادی مولوی عبدالغنی سے ہوئی اور دوسری دختر حضرت کی مسماۃ رحمت، ان کی شادی ہوئی مولوی محمد عیسیٰ بن شاہ رفیع الدین صاحب سے، لاولد گئیں، دختر اوسط یعنی مسماۃ رحمت دو سال پیشتر زین الدین سے فوت ہوگئیں۔

مسماۃ عائشہ دختر کلاں، حضرت کے روبرو مرگئیں، بحالت جوانی ان کی شادی محمد افضل سے (جو ئی) کہ وہ خاندان اپنے سے تھے کہ بعد پانچ پشت میں جاکر شاہ ولی اللہ صاحب سے مل جاتے ہیں یعنی مسمی منصور بن احمد، شاہ ولی اللہ پر، چنانچہ یہ جداعلیٰ ساکن رہتک ہیں۔ اور مسماۃ عائشہ سے دو پسر ایک مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب، دوسرے مولانا شاہ یعقوب صاحب، اور ایک دختر مسماۃ مبارک پیدا ہوئیں، اور مسماۃ مبارک کی شادی ہوئی مولانا عبدالحئی صاحب سے بعد فوت ہوجانے مریم کے، اور بعد دو سال کے روبرو شوہر دنا تا خود لاولد مرگئیں۔

اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے چند نکاح کیے از خارج برادری، چنانچہ ان میں سے ایک عورت مسماۃ ظہورآ بنت کلو خاکروب، مگر بعد مسلمان ہونے کلو کے نام عبداللہ ہوا، اور مکہ معظمہ میں فوت ہوا اور بطن مسماۃ ظہورآ سے ایک لڑکی مسماۃ فاطمہ باقی رہیں اور مسماۃ ظہورآ کا (بھی) مکہ معظمہ میں انتقال ہوا اور مسماۃ فاطمہ کا نکاح مرزا امیر بیگ بن مرزا مراد سے ہوا، ان سے اولاد ایک پسر مسمی خلیل الرحمٰن، اور ان کی شادی ہوئی نظیر بیگ کی دختر سے، وہ خلیل الرحمٰن کا چچا ہوتا ہے اور خلیل الرحمٰن کا پسر ہوا حبیب الرحمٰن اور شوہر فاطمہ یعنی مرزا امیر بیگ (کا) محلہ قدیم قصبہ سردھنہ میں ہے۔

اور حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب کے چند اولادیں ہوئیں، پسر اور دختر اکثر انھیں کے

بعد فوت ہوگئیں الا سہ دختر بعد تک باقی رہیں، دختر کلاں خدیجہ کی شادی مولوی سید نصیر الدین نواسہ شاہ رفیع الدین صاحب سے ہوئی ان کے شوہر بھی فوت ہو گئے اور مسماۃ خدیجہ ان کی زوجہ ضعیفہ مکہ معظمہ میں موجود ہیں اور دختر اوسط مسماۃ امت الغفور، ان کی شادی حافظ محمد محتشم سے (ہوئی) اور ان کی اولاد ہوئی۔ ایک پسر مسمی عبدالرحمٰن اور وہ موجود بمکہ معظمہ اور مسماۃ مذکور مکہ معظمہ میں فوت ہوگئیں۔

اور دختر خورد مسماۃ امت الرحیم، ان کی شادی مولانا عبدالقیوم بن مولانا عبدالحی صاحب سے ہوئی۔ ان کے دو پسر ایک مولوی محمد یوسف صاحب، دوسرے حافظ ابراہیم صاحب اور ایک دختر مسماۃ سائرہ اور جو کہ (زوجہ ہیں) مولانا عبدالقیوم صاحب جاگیردار کی، ایک موضع تھوڑا پرگنہ جتھاری علاقہ بھوپال سرکار نواب سکندر جہاں بیگم سے عطا ہوا تھا اور بود و باش معہ خاندان باقی وہاں مقرر ہوئی، چنانچہ مسماۃ امت الرحیم والدہ محمد ابراہیم نے بمقام بھوپال انتقال کیا، غفرلہا (۱۲۸۶ھ) ماہ رمضان المبارک تاریخ ۱۴ روز دوشنبہ وقت سات بجے، اور نام امت الرحیم کی والدہ کا لاڈلی بیگم بنت میاں مدد علی، کہ اولاد شاہ عبدالعزیز شکر بار سے تھے۔

اور مولوی اسحاق صاحب کے دو پسر پیدا ہوئے، ایک سلیمان بعمر ہشت سالگی فوت ہوا۔ دوسرا یوسف بعمر چار پانچ برس، یعنی سن صغیر میں مر گیا۔ فقط۔

اور حضرت شاہ صاحب کے نکاح میں یک مسماۃ سعیدہ حرم تھی، اس کی قوم برہمن، اس کے باپ سے خرید کر مسلمان کیا تھا۔ اس سے ایک دختر پیدا ہوئی تھی مسماۃ سکینہ سن صغیر میں فوت ہوگئی، اس کا شیر اس کی والدہ سے صالح بن کریم اللہ نے پیا تھا اور یہ کریم اللہ زر خرید شاہ صاحب کا تھا اس کو اور اس کی اولاد کو آزاد کر دیا تھا اور بہت آسودگی حاصل تھی اور حرم حضرت شاہ صاحب کی یعنی مسماۃ سعیدہ، بشہر اندور واپسی سفر حج سے فوت ہوگئیں، چنانچہ قبران کی چھاؤنی نواب غفور خان میں موجود ہے۔

(باقی آئندہ)

خانوادۂ ولی اللہی کی زیریں شاخیں،
اور اُن کے نسبی سلسلے

از مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی:

(۳)

نسب نامہ مولانا مولوی عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ[۱]

مورث اعلیٰ مولوی معین الدین صاحب معروف بہ شاہ اجمیری۔ ان کے دو پسر یکے مولوی شاہ نور اللہ، دوسرے مولوی فقیر اللہ، ایک دختر مسماۃ عائشہ، بیان مسماۃ عائشہ کہ ان کی شادی ہوئی شیخ علیم الدین سے، از بطن مسماۃ رحمت مولوی نور اللہ اور ایک دختر عائشہ پیدا ہوئیں، مولوی نور اللہ کی شادی ہوئی مسماۃ بی بی امیرہ بنت مولوی شمس الحق سے، مولوی نور اللہ کی بود و باش اور مکان موضع پھلت میں تھا، مگر شرفاء اہل قصبہ بڈھانہ کو اعتقاد دخل بہت ہوا، (تو) ان کی بود و باش، وہاں یعنی بڈھانہ کی ہوئی، چنانچہ اس کی تاریخ یہ ہے "اے آمدنت باعث آبادی ما" ۱۱۳۸ھ

انھوں نے چہار پسر اور سہ دختر چھوڑیں، اور اہلیہ ان کی روبرو ان کے وفات پائی تفصیل اولاد کی یہ ہے، مولوی عطاء اللہ پسر کلاں، ہبۃ اللہ، عطیۃ اللہ، فضل اللہ، صبیحہ، حبیبہ مولوی عطاء اللہ کی شادی ہوئی مسماۃ امینہ ہمشیرہ محمد احسان، خاندان محمد فائق میں ان کی اولاد ایک دختر مسماۃ امت القادر عرف نجو پیدا ہوئیں، ان کی شا

---

[۱] اصل نسخہ میں یہاں مولانا عبدالقیوم صاحب کا نام تھا۔

محمد صادق پسر محمد فائق سے ہوئی اور وہ لاولد گئیں، اور مولوی عطاء اللہ صاحب کا انتقال کرادی متصل سرونج میں ہوا، چنانچہ قبر ان کی وہاں پر موجود ہے، اور سوازی دو صد بیگہ آراضی وہاں بطور جاگیر سرکار نواب مظفر خاں صاحب سے عطا ہوئی تھی۔

اور میاں عطیۃ اللہ کی شادی ہوئی امینت دختر احمد، ہمشیرہ محمد نواز سے، ان کی اولاد مساۃ خیر النساء کی شادی ہوئی مسمی جھنڈو، والد مساۃ فخر النساء زوجہ حمایت علی سے ۔۔۔ اواخیر میں میاں عطیۃ اللہ نے بدو باش شہر ناگپور میں اختیار کی تھی، اور معاش ان کی دو موضع جاگیر سرکار راجہ رگوجی نے عطا کی تھی، انھوں نے وہاں شادی کی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی احمد اللہ صاحب۔ سید صاحب کے ساتھ آخر لڑائی میں شہید ہو گئے[1] اور ایک دختر رحیم النساء لاولد مر گئی، اور خود میاں عطیۃ اللہ فوت ہو گئے، اور کارہ بار درہم برہم ہو گیا۔

میاں فضل اللہ کی شادی ہوئی مساۃ عزیزاً بنت مولوی جعفر، خاندان محمد انور (سے)، اولاد ہوئی ان کے دو پسر ایک جلال الدین دوسرے صلاح الدین، اور سہ دختر فاضلہ، واصلہ، زہرہ، میاں جلال الدین کی شادی ہوئی مساۃ قمر النساء بنت محمد انور سے، (وہ) لاولد فوت ہوئے۔ صلاح الدین کی شادی ہوئی مساۃ حیات النساء بنت حافظ احمد الدین (سے)، اور وہ ہمراہی سید صاحب شہید ہو گئے، اور زوجہ ان کی موجود ہیں کچھ اولاد نہیں ہوئی۔

مساۃ فاضلہ کی شادی ہوئی مسمی قمر الدین بن محمد انور سے، میاں قمر الدین ہمراہی سید صاحب شہید ہو گئے، اور مساۃ فاضلہ اپنے گھر پر فوت ہوئیں، اور اولاد سہ پسر، اور دو دختر ہوئیں، ایک پسر ناصر الدین، اور ایک پسر حافظ محی الدین، اور ایک پسر مولوی محمد ایوب، اور دو دختر ایک مساۃ امیرہ والدہ مولوی رفیع الدین، ماموں ناقل خود الموسوم بہ عبدالحی (کذا؟) دوسری دختر

---

[1] مولوی احمد اللہ صاحب کے تعارف کے لیے رجوع فرمائیے۔ جماعت مجاہدین، چودھری غلام رسول مہر، ص ۲۳۳ تا ۲۳۵ (کتاب منزل۔ لاہور) ن۔ ر۔

رابعہ، ناصر الدین کی شادی ہوئی مسماۃ زینب بنت حمید الدین سے، وہ روبرو والدین اور زوجہ کے ہمراہی جناب سید صاحب شہید ہوئے۔ اور حافظ محی الدین کی شادی ہوئی مسماۃ مریم بنت حافظ نظام الدین سے، ان سے دو لپسر ایک عبد الہادی، دوسرے حافظ شمس الدین، اور دو دختر امۃ الرؤف دوسری جنّت، مسمی عبد الہادی کی شادی ہوئی مسماۃ فاطمہ بنت حافظ شہاب الدین سے، ان کے دو لپسر ہوئے یکے حافظ عبد الرحمان، دوسرے حافظ عطاء اللہ پیدا ہوئے، اور مسمی حافظ شمس الدین کی شادی مسماۃ تقیہ بنت سعید الدین سے ہوئی، اور امۃ الرؤف کی شادی ہوئی مسمی محمد عمر بن غلام محمد سے، اور مسماۃ جنت کی شادی ہوئی حافظ فقیہ الدین بن سعید الدین سے۔

بیان ھبۃ اللہ کا: - بمقام بڈھانہ پیدا ہوئے، اور بعمر قریب ستر برس بقافلہ سید احمد صاحب براہ حج بمقام کلکتہ انتقال فرمایا، اور اندرون کوٹھی منشی امین الدین مدفون ہوئے۔ ان کی شادی مسماۃ ذکیہ بنت علیم الدین سے ہوئی تھی، اور مسماۃ ذکیہ کی والدہ کا نام عائشہ بنت مولوی معین الدین تھا۔

اور شیخ ہبۃ اللہ کے ایک بیٹی اور ایک بیٹا پیدا ہوا، بیٹی کا نام واجدہ تھا، اور بیٹے کا نام مولانا عبد الحی صاحب تھا، اور مسماۃ واجدہ کی شادی حافظ کمال الدین سے ہوئی تھی اور مولانا عبد الحی صاحب نے تیسری شادی مسماۃ واصلہ بنت شیخ فضل اللہ سے کی، ان سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوا، ایک بیٹی کا نام عابدہ تھا، دوسری کا عائشہ بعمر سہ سالہ بسفر حج اندر جہاز انتقال کر گئی، تیسری بیٹی فاطمہ، ان کی شادی مولوی محمد عمر بن مولانا محمد اسمٰعیل سے ہوئی اور دو ملا دلگئیں، مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا، اور مسماۃ عابدہ کی شادی شیخ قیام الدین عرف اللہ دیا بن شیخ کمال الدین سے ہوئی تھی، اور مسماۃ عابدہ نے بمقام ٹونک انتقال فرمایا، اور ان کی ایک بیٹی امۃ اللہ تھیں، اور مسماۃ امۃ اللہ کی شادی حافظ سلیمان بن حافظ عثمان سے ہوئی، ان سے دو لپسر اور ایک دختر، لڑکوں کا نام حافظ محمد داؤد، و مولوی محمد یونس ہے اور

لڑکی کا نام امت القادر ہے۔

اور مولوی عبدالحئی صاحب کے لڑکے کا نام مولوی عبدالقیوم صاحب ہے، ان کا تاریخی نام غلام نقی ہے۔ ۱۹ صفر شب دوشنبہ کو عشا کی اذان کے ساتھ قصبہ بڈھانہ میں پیدا ہوئے، ان کی شادی مسماۃ امت الرحیم بنت مولانا شاہ محمد اسحاق سے ہوئی، اس سے دو پسر مولوی محمد یوسف و حافظ محمد ابراہیم صاحب، اور ایک دختر مسماۃ سائرہ پیدا ہوئی۔

اور مولوی محمد یوسف صاحب کی اول شادی سعید النساء بنت اکبر علی سے ہوئی، ان بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شادی خان دوراں خاں کے خاندان میں مسماۃ انجمن آرا بیگم (بنت) سید محمد ناصر امیر ساکن دہلی سے ہوئی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی محمد سلیمان اور دو دختر مسماۃ میمونہ و مسماۃ صبیحہ پیدا ہوئیں، مسماۃ صبیحہ کا انتقال ہوگیا، میاں محمد سلیمان کی شادی خاندان شیخ عبدالقادر جیلانی میں مسماۃ اصغری بیگم بنت سید جلال الدین ساکن دہلی سے ہوئی، ان سے دو پسر مسمی محمد یحییٰ، و مسمی محمد عثمان اور ایک دختر مسماۃ امت الرحمٰن پیدا ہوئیں، اور اپنے والدین کے سامنے انتقال کیا، قلندر شاہ کے تکیہ میں قبر ہے۔

اور حافظ محمد ابراہیم کی شادی مسماۃ امت القادر بنت حافظ سلیمان بن حافظ عثمان سے ہوئی، ان سے ایک پسر حافظ محمد اسمٰعیل، اور دو دختر مسماۃ آمنہ و مسماۃ امت الحئی، دونوں لڑکیوں کا صغر سنی میں انتقال ہوگیا، میاں محمد اسمٰعیل کی شادی مسماۃ میمونہ بنت مولوی محمد یوسف صاحب سے ہوئی تھی ان سے ایک دختر ام سلمیٰ اور ایک ام حبیبہ، اور ایک پسر حافظ مولوی مسمی محمد احمد پیدا ہوئے۔

اور مسماۃ واصلہ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہوا، اور مسماۃ زہرہ ان کی شادی شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالرشید سے ہوئی تھی اور وہ مقام مدینہ منورہ فوت ہوئیں۔ ان کی تین دختر تھیں ایک مسماۃ ہاجرہ، عائشہ امت الرحمان، مسماۃ ہاجرہ نے بچپن میں انتقال کیا، اور مسماۃ عائشہ نے بعد شادی بمقام جھنجانہ انتقال کیا، اور مسماۃ امت الرحمان موجود ہیں۔

بیان دختران مولوی نور اللہ صاحب: مساۃ ملیحہ کی شادی مولوی علاء الدین بن علیم الدین سے ہوئی، اور ان کی دو بیٹیاں تھیں، مساۃ بتول اور مساۃ فضیلت، اور مساۃ بتول کی شادی شیخ محمد مراد بن شیخ محمد رشاد سے ہوئی تھی، اور ان کی ایک بیٹی اور سہ بیٹے محمد حماد، و حافظ محمد عثمان، و عبدالرزاق اور دختر مساۃ نعمت۔ اور شیخ محمد حماد کی شادی مساۃ راحت بنت شیخ محمد انور سے ہوئی تھی، ان کے دو پسر ہوئے عبدالرحمان و عبدالرحیم، عبدالرحمٰن رد بر و دالدین بمقام سید صاحب شہید ہوئے، اور عبدالرحیم باقی رہے، ان کی دو شادیاں ہوئیں، اول مساۃ ذاکرہ بنت حافظ محمد عثمان سے (ہوئی)، اول سے دو پسر پیدا ہوئے ایک محمد یوسف دوسرے محمد ابراہیم، دوسری شادی مساۃ فاطمہ بنت عبدالعزیز سے ہوئی، ان سے ایک پسر اور ایک دختر، نام پسر کا رشید احمد، نام لڑکی کا امت الرشید تھا۔

اور حافظ محمد عثمان کی شادی مساۃ سکھن بنت فضیل سے ہوئی، اور ان کے ایک پسر اور ایک دختر ہوئی۔ نام پسر کا حافظ سلیمان، اور دختر کا نام ذاکرہ، اور حافظ سلیمان کی شادی ہوئی مساۃ امت اللہ بنت قیام الدین عرف اللہ دیے سے، ان کی اولاد کا بیان خاندان مولانا عبدالقیوم میں تحریر ہو چکا ہے۔

اور مساۃ ذاکرہ کی شادی مسمی عبدالرحیم سے ہوئی تھی، جس کی اولاد کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ شیخ عبدالرزاق کی شادی مساۃ رقیہ عرف اللہ دی بنت حافظ کمال الدین سے ہوئی تھی، ان کی ایک دختر مسمی ام سلمیٰ موجود ہے، ان کی شادی شیخ سعید الدین بن شیخ جمال الدین سے ہوئی، ان کے ایک پسر اور سہ دختر موجود ہیں، ایک حافظ فقیہ الدین، دوسرے امیر الدین، ایک لڑکی مساۃ صفیہ، دوسری تقیہ، تیسری نقیہ۔

اور حافظ کمال الدین کی شادی مساۃ جنت بنت حافظ محی الدین سے ہوئی، ان کے پسر اور ایک دختر فی الحال موجود ہے، ایک پسر کا نام کبیر الدین، دوسرے کا نام خلیل الدین، دختر کا نام نعمت عرف موتی ہے، اور مساۃ صفیہ کی شادی محمد عمر بن عبدالواسع عرف شیخ میتا سے

ان سے ایک پسر اور ایک دختر موجود ہے۔ اور مسماۃ تقیہ کی شادی حافظ شمس الدین بن حافظ محی الدین سے ہوئی، ان سے دو لڑکیاں باقی رہیں۔

بیان مسماۃ نعمت : یہ روبرو اپنے والدین کے فوت ہوئیں۔ ان کی شادی محمد سمیع بن مولوی محمد صفی بن حافظ فقیر اللہ بن مولوی معین الدین سے ہوئی۔ ان سے فقط ایک دختر مسماۃ الفت النساء ہیں، اور ان کی شادی شیخ جمال الدین بن شیخ عزیز الدین سے ہوئی، ان کے دو پسر ایک شیخ معید الدین، دوسرے حفیظ الدین ہوئے۔

بیان مسماۃ صبیحہ کا یہ ہے کہ شادی ان کی مولوی شیخ محمد بن شاہ ولی اللہ سے ہوئی، لاولد فوت ہو گئیں، دہلی میں مدفون ہیں۔ بیان مسماۃ حبیبہ کا: ان کی شادی ہوئی شاہ عبد العزیز صاحب سے، جن کا بیان اس سے پہلے اولاد شاہ صاحب میں تحریر ہو چکا ہے۔ اور بیان اولاد مسماۃ عائشہ ہمشیرہ صاحبہ شاہ نور اللہ یہ ہے کہ ان کی شادی شیخ علیم الدین سے ہوئی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی علاء الدین، اور سہ دختر یکے سعیدہ، دوسری صالحہ، تیسری ذکیہ۔

بیان مولوی علاء الدین کا : یہ ہے کہ ان کی شادی مسماۃ ملیحہ دختر مولوی نور اللہ سے ہوئی، اور بی ذکیہ کی شادی میاں ہبۃ اللہ سے، اور بی صالحہ کی شادی میاں محمد ارشاد سے، ان کے دو پسر یکے حافظ کمال الدین، دوسرے شیخ مراد۔

بیان اولاد مسماۃ سعیدہ کا یہ ہے کہ شادی ان کی میاں احمد پسر محمد حیات سے ہوئی۔ اور میاں احمد کے ایک پسر محمد انور کی شادی کریما بنت میاں محمدی ہمشیرہ سلو، اور ان کی ایک لڑکی مسماۃ حمیدہ، ان کی شادی میاں عبد الرشید سے ہوئی۔ فقط۔

نور الحسن کاندھلوی

حضرت شیخ وجیہ الدین

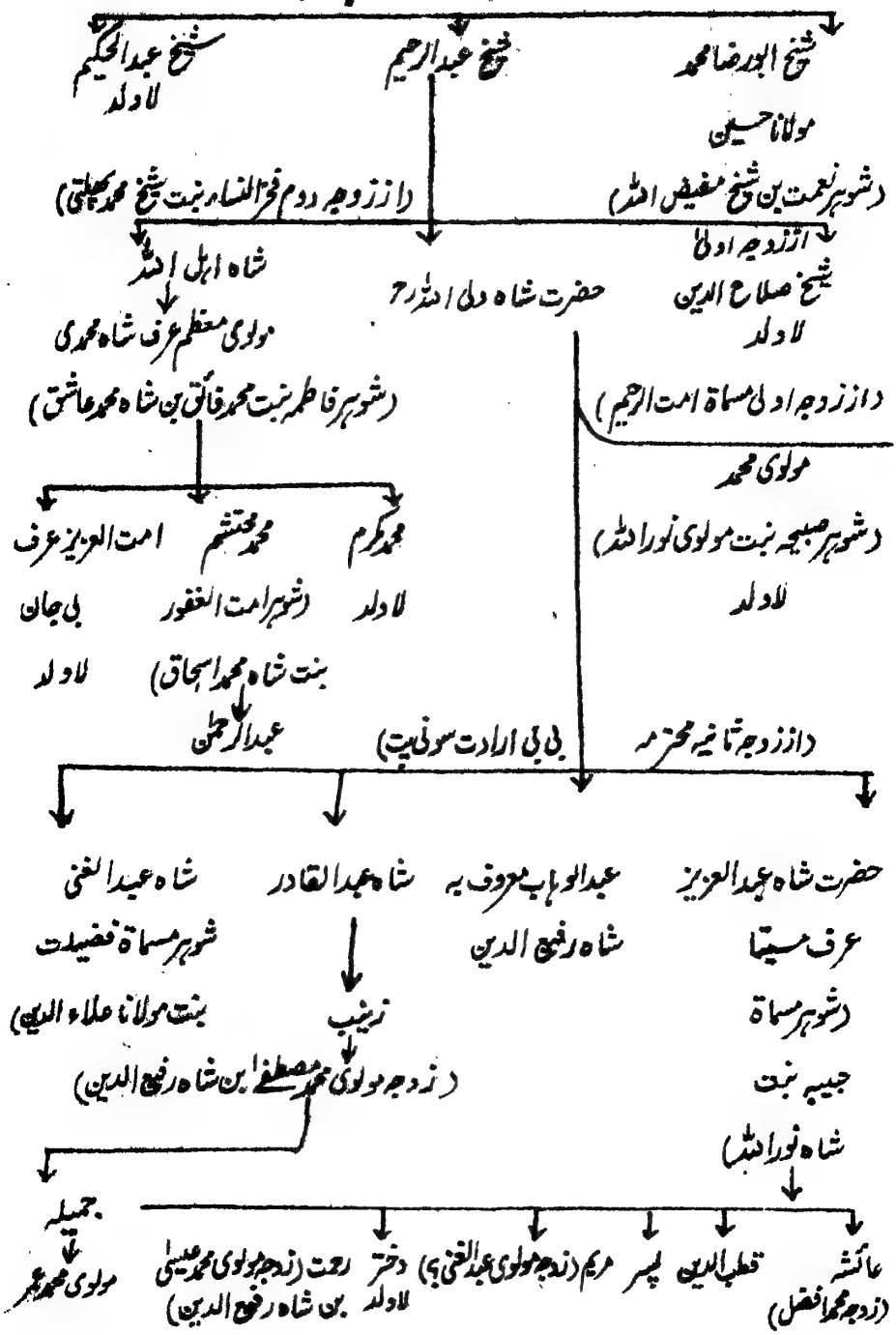

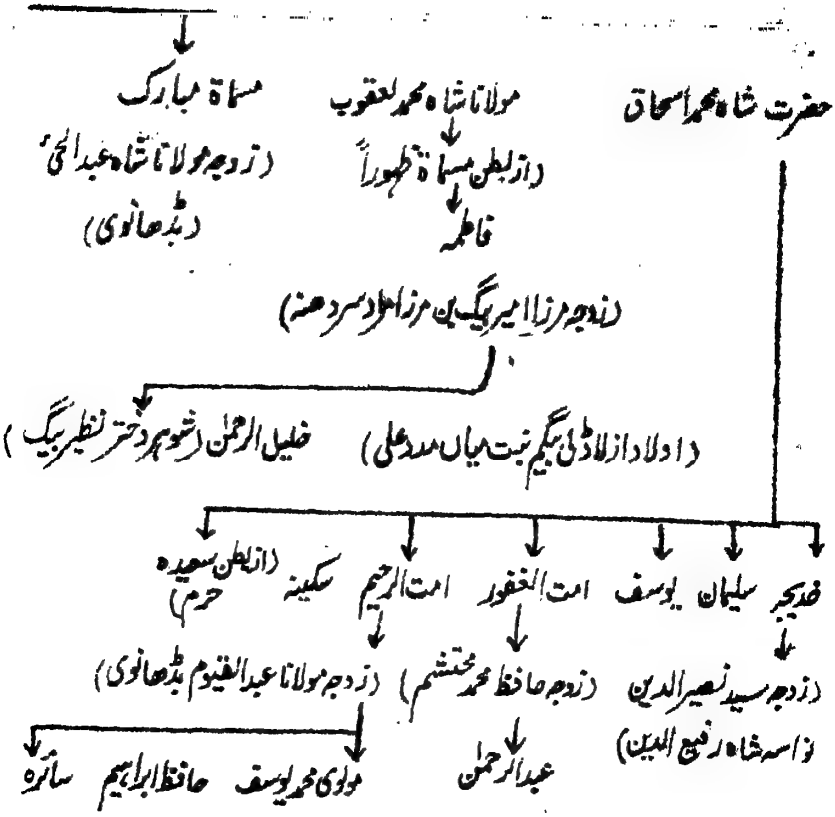
حضرت شاہ محمد اسحاق
مولانا شاہ محمد یعقوب
(از بطن مسماۃ ظہوراً)
فاطمہ
(زوجہ مرزا امیر بیگ بن مرزا مراد سردھنہ)
مسماۃ مبارک
(زوجہ مولانا شاہ عبدالحیٔ
(بڈھانوی)
(اولاد از لاڈلی بیگم بنت میاں مدد علی)
خلیل الرحمٰن (شوہر دختر نظیر بیگ)
خدیجہ
سلیمان
یوسف
امت الغفور
امت الرحیم
سکینہ
(از بطن سعیدہ حرم)
(زوجہ سید نصیر الدین
نواسہ شاہ رفیع الدین)
(زوجہ حافظ محمد محتشم)
عبدالرحمٰن
(زوجہ مولانا عبدالقیوم بڈھانوی)
مولوی محمد یوسف
حافظ ابراہیم
سائرہ

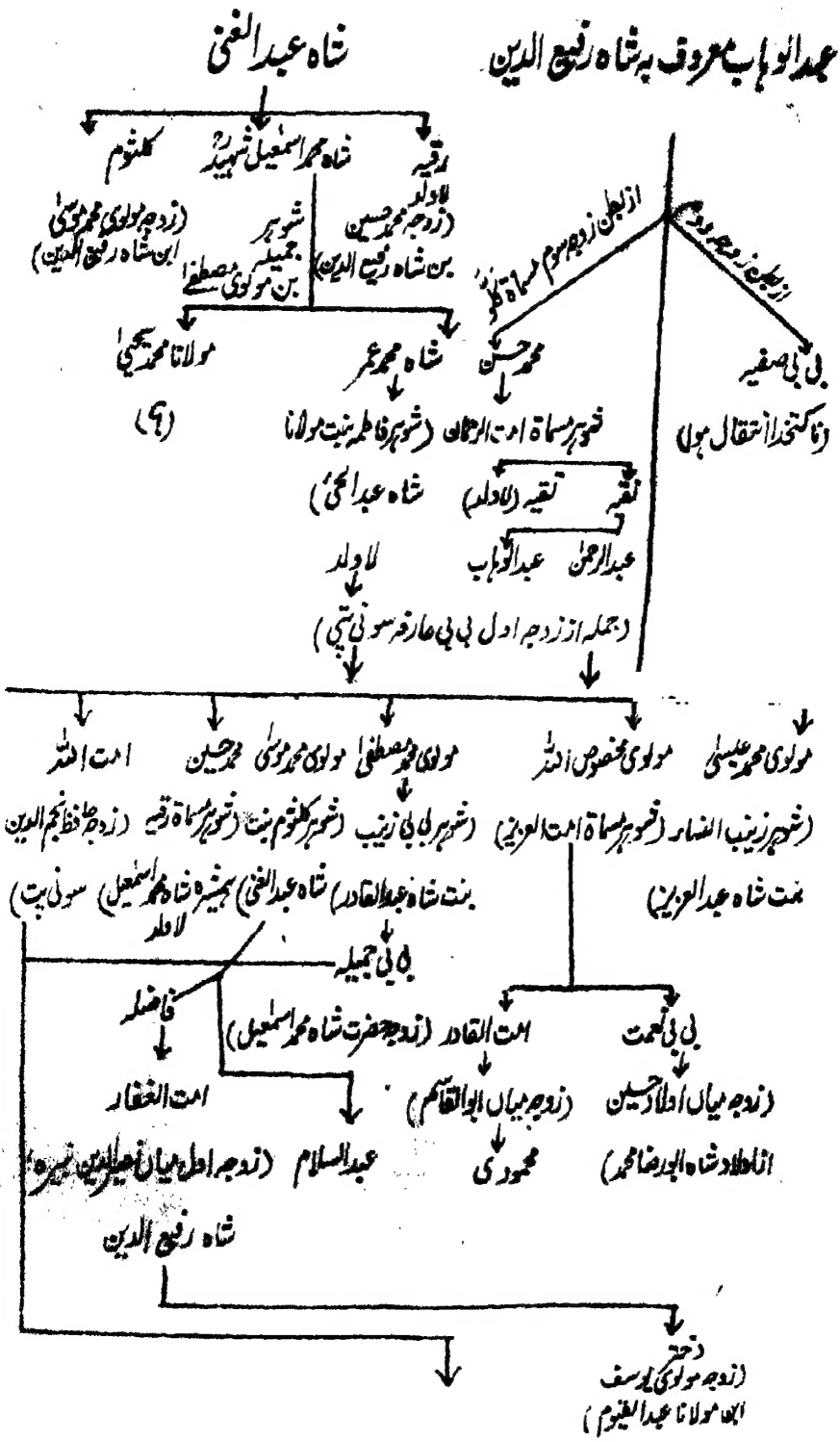
عبدالوہاب معروف بہ شاہ رفیع الدین
شاہ عبدالغنی
رقیہ
لاولد
(زوجہ محمد حسین
بن شاہ رفیع الدین)
شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ
شوہر
جمیلہ
بن مولوی مصطفیٰ
کلثوم
(زوجہ مولوی محمد موسیٰ
ابن شاہ رفیع الدین)
از بطن زوجہ دوم
از بطن زوجہ سوم مسماۃ کلو
بی بی صفیہ
(ناکتخدا انتقال ہوا)
محمد حسن
شوہر مسماۃ امت الرحمان
شاہ محمد عمر
(شوہر فاطمہ بنت مولانا
شاہ عبدالحیٔ)
مولانا محمد یحییٰ
(؟)
تقیہ
تقیہ (لاولد)
عبدالرحمٰن
عبدالوہاب
لاولد
(جملہ از زوجہ اول بی بی عارفہ سونی پتی)
مولوی محمد عیسیٰ
(شوہر زینب النساء
بنت شاہ عبدالعزیز)
مولوی مخصوص اللہ
(شوہر مسماۃ امت العزیز)
مولوی محمد مصطفیٰ
(شوہر بی بی زینب
بنت شاہ عبدالقادر)
مولوی محمد موسیٰ
(شوہر کلثوم بنت
شاہ عبدالغنی)
محمد حسین
(شوہر مسماۃ رقیہ
ہمشیرہ شاہ محمد اسمٰعیل)
لاولد
امت اللہ
(زوجہ حافظ نجم الدین
سونی پت)
بی بی جمیلہ
بی بی نعمت
(زوجہ میاں اولاد حسین
از اولاد شاہ ابورضا محمد)
امت القادر
(زوجہ میاں ابوالقاسم)
محمودی
فاضلہ
امت الغفار
عبدالسلام
(زوجہ اول میاں نصیرالدین نبیرہ
شاہ رفیع الدین)
دختر
(زوجہ مولوی یوسف
ابن مولانا عبدالقیوم)

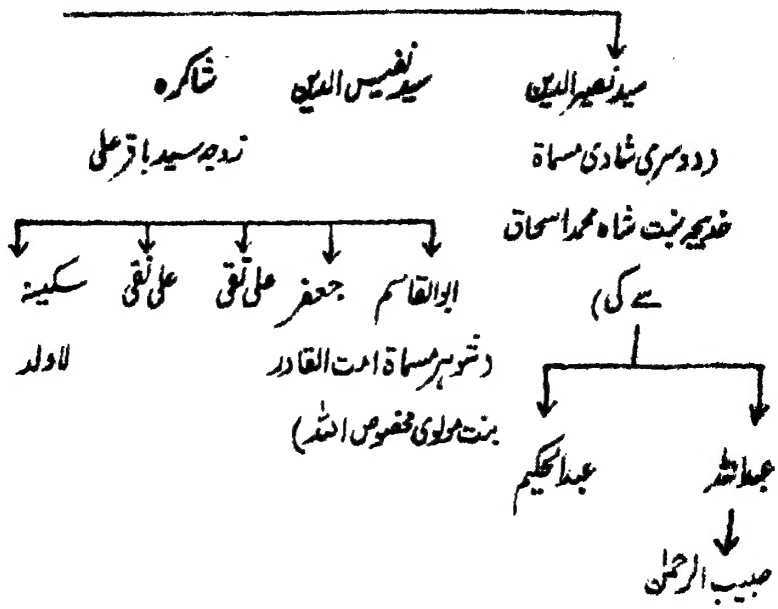
سید نصیر الدین
سید نفیس الدین
شاکرہ
(دوسری شادی مسماۃ
خدیجہ بنت شاہ محمد اسحاق
سے کی)
زوجہ سید باقر علی
عبداللہ
عبدالحکیم
حبیب الرحمٰن
ابوالقاسم
جعفر علی نقی
علی نقی
سکینہ
لاولد
(شوہر مسماۃ امت القادر
بنت مولوی مخصوص اللہ)

مولوی معین الدین عرف شاہ اجمیری

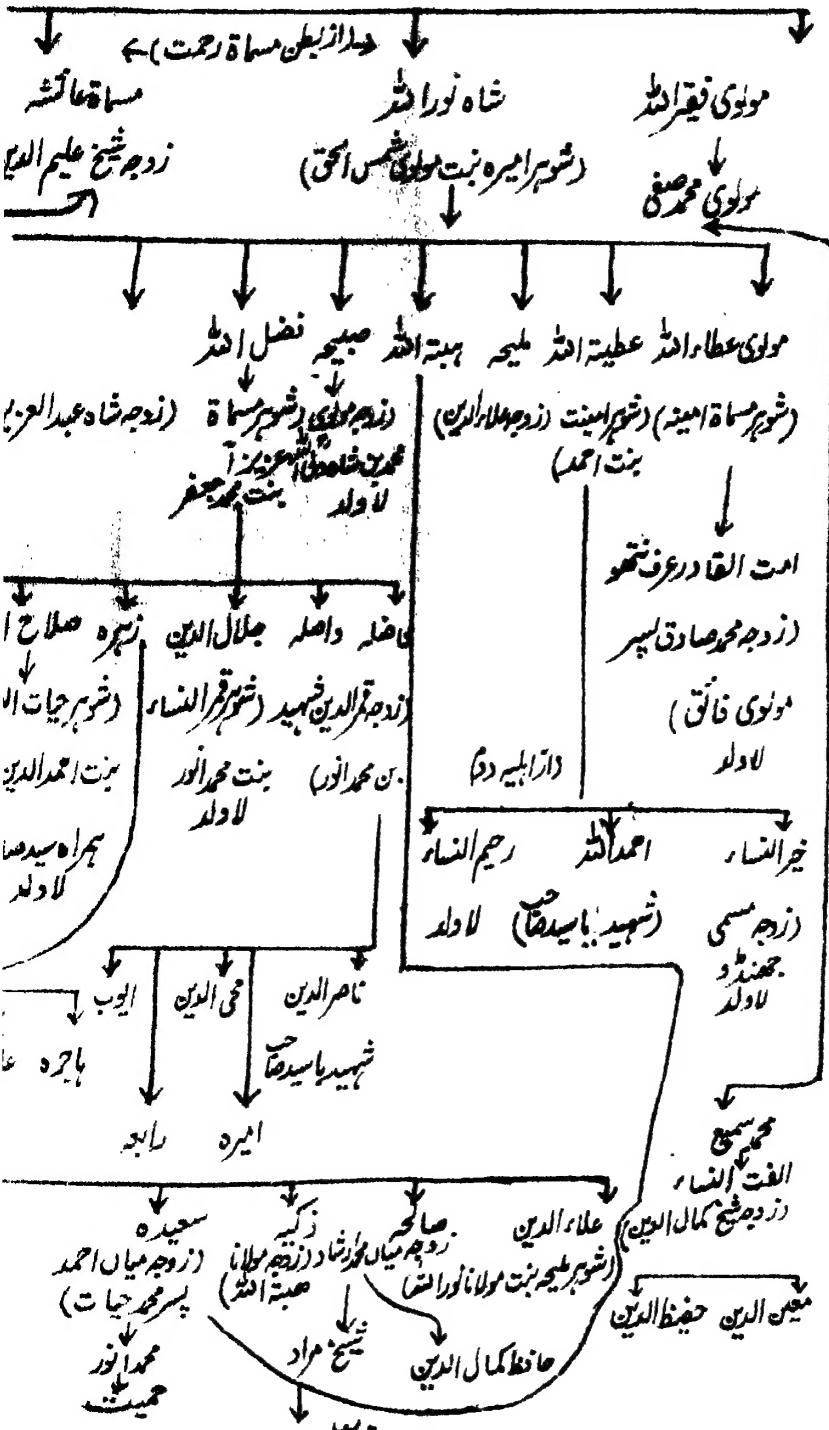

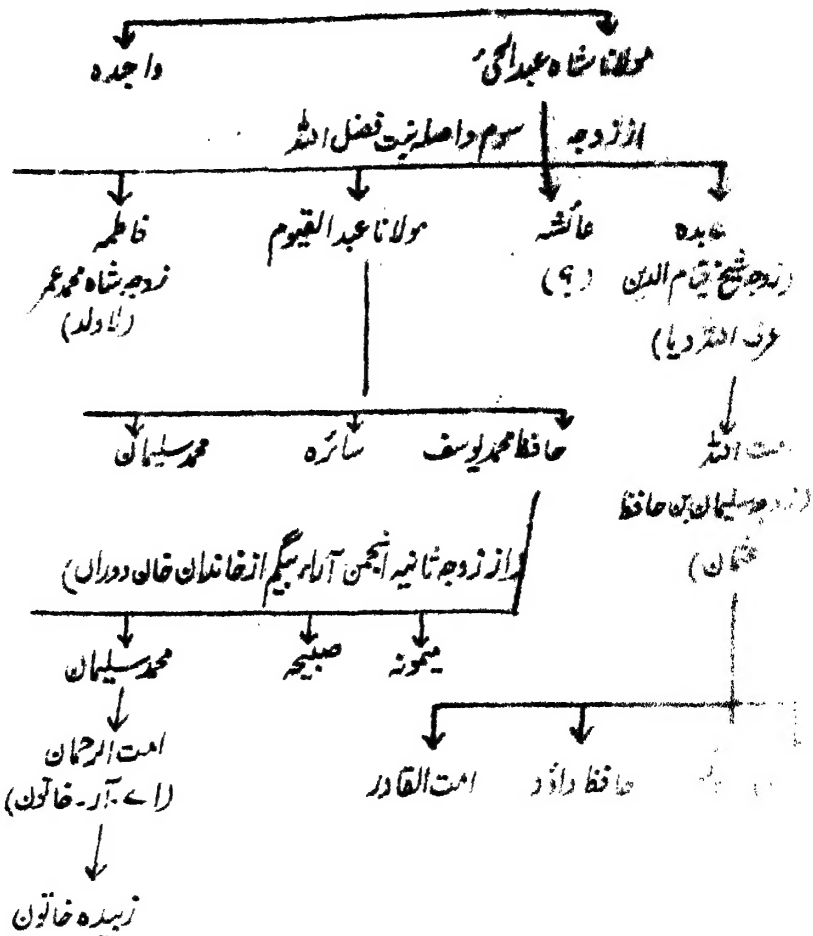
مولانا شاہ عبدالحی
واجدہ
از زوجہ سوم واصلہ بنت فضل اللہ
عابدہ
(زوجہ شیخ نظام الدین
عرف اللہ دیا)
عائشہ
(؟)
مولانا عبدالقیوم
فاطمہ
زوجہ شاہ محمد عمر
(لاولد)
حافظ محمد یوسف
سائرہ
محمد سلیمان
(از زوجہ ثانیہ انجمن آرا بیگم از خاندان خان دوراں)
میمونہ
صبیحہ
محمد سلیمان
امت الرحمان
(اے۔ آر۔ خاتون)
زبیدہ خاتون
حافظ داؤد
امت القادر